Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ ۔ ۹ ربیع الاوّل ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۱ امان ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۱ مارچ ۱۹۷۶ء ۔ نمبر ۵۸

گھانا کے ایک مخلص اور قابل افریقن احمدی کو ملک کے تجارتی اداروں کے کمشن کا چیئرمین بنا دیا گیا

یہ تقرر ملکی پریس کے اس مطالبہ پر کیا گیا ہے کہ اس اہم عہدے پر ملک کی کسی انتہائی قابل اور دیانتدار شخصیت کو مقرر کیا جائے

احمدیہ مسلم مشن گھانا کے انچارج مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ اطلاع ارسال کی ہے کہ جماعت احمدیہ گھانا کے ایک نہایت مخلص اور قابل افریقن احمدی دوست کو جن کا نام مسٹر یوسف علی (MR. ISSIFU ALI) ہے حکومت کے زیر انتظام چلنے والی تمام تجارتی کارپوریشنز کے کمشن کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ یہ عہدہ کئی اعتبار سے وزارت کے عہدہ سے بھی اہم سمجھا جاتا ہے اور یہ تقرر ملکی پریس کے اس مطالبہ پر کیا گیا ہے کہ اس عہدے پر ملک کی کسی ایسی شخصیت کو مقرر کیا جائے جس کی قابلیت، سلامت روی اور دیانتداری مسلّم ہو کیونکہ ملک کے اہم ترین تجارتی اداروں کو چلانے اور انہیں ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی ذمہ داری اس کمشن پر ہی عائد ہوتی ہے۔

مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے اس سلسلے میں جو اطلاع ارسال فرمائی ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ملکی پریس کی طرف سے ایک عرصہ سے تجارتی کارپوریشنز کی کارگزاری پر عدم اطمینان کا اظہار کیا جا رہا تھا چنانچہ خود حکومت گھانا کے ترجمان اخبار روزنامہ "گھانین ٹائمز" نے اپنی ۲۸ جنوری ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں تجارتی کارپوریشنز کی کارگزاری کو ہدفِ تنقید بناتے ہوئے عدم اطمینان کا اظہار کیا اور لکھا کہ:-

"حکومت کے تجارتی اداروں کو چلانے کے لئے صحیح اہلیت کے افراد کو مقرر کرنے کے سلسلہ میں جس طریقِ کار پر عمل ہوتا رہا ہے وہ عرصہ دراز سے موضوعِ بحث بنا ہوا ہے۔ سول سروس کی تقرریوں کے برخلاف تجارتی کارپوریشنوں میں تقرریاں کسی باضابطہ اور متعین طریق کے مطابق عمل میں نہیں لائی جاتی رہیں۔ نتیجۃً بہت سے نااہل افراد اپنے آپ کو مقرر کرانے میں کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ اس صورتِ حال کی روشنی میں صورتِ حال کی اصلاح کے لئے ایک علیحدہ ادارہ کا قیام یقیناً قابلِ ستائش ہی قرار پائے گا تاہم یہ امر واضح ہے کہ محض سٹیٹ انٹرپرائز کمشن کا قیام صورتِ حال کی اصلاح کے لئے کافی نہیں ہے۔

اگر اس تجربہ کو بامقصد اور مثمر بثمرات بنانا ہے تو حکومت کو اس نئے ادارہ کے لئے انتہائی دیانتدار، مخلص اور بے لوث افراد تلاش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے۔ ... بہترین افراد منتخب کرنے میں پوری قوم کے اہل افراد کی اچھی طرح چھان بین ضروری ہے۔" ("گھانین ٹائمز" ۲۸ جنوری ۱۹۷۶ء)

گھانا کی حکومت نے اخبارات کے اس مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے اسٹیٹ انٹرپرائز کمشن کی تشکیل کا فیصلہ کیا اور اس کا چیئرمین ملک کے ایک قابل اور مخلص احمدی مسٹر یوسف علی صاحب کو مقرر کیا۔

مسٹر یوسف علی (MR. ISSIFU ALI) کی بطور چیئرمین سٹیٹ انٹرپرائز کمشن کی تقرری کا ذکر کرتے ہوئے سرکاری بیان میں (جو گھانا کے تمام اخبارات میں شائع ہوا ہے) کہا گیا ہے کہ یہ کمشن مشاورتی اور انتظامی اختیارات کا حامل ہے۔ یہ دوسرے امور کے علاوہ حکومت کے مقرر کردہ بورڈوں، کارپوریشنوں اور مشترکہ تجارتی اداروں کے اہم پہلوؤں، پالیسیوں اور کارکردگی پر نظر رکھے گا اور ان کا تجزیہ کرے گا۔ اس میں اعلیٰ انتظامی سٹاف اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تقرریاں بھی شامل ہوں گی۔ یہ کمشن ان اداروں کی افادیت اور نفع مندی میں اضافہ کرنے کی غرض سے قائم کیا گیا ہے۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

کل گلے میں خراش کی تکلیف رہی

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر آن آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے۔ ٹانگوں کی تکلیف اور دیگر عوارض بدستور ہیں۔

احبابِ جماعت توجہ کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ سلمہا بنت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ مطلع فرماتی ہیں کہ:-

"محترمہ خالہ جان اہلیہ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں تاحال تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔"

لندن سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے احمدی دوست حسبوال صاحب کی اہلیہ پھیپھڑوں میں تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی اہلیہ محترمہ کو صحت کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین (پرائیویٹ سیکرٹری)

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ اتوار مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۶ء کو بعض مصروفیات کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہو سکے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم:-

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۴ مارچ اتوار کا دن مقرر کیا جاتا ہے اس دن جماعتیں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے اپنی اپنی جگہ شایانِ شان جلسے منعقد کریں اور ان کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر:- مسعود احمد ٭ پرنٹر:- سید عبدالحی ٭ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱؍امان ۱۳۵۵ھش

۱۱؍مارچ ۱۹۷۶ء

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور غیر مسلم اقوام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لئے اُسوہ حسنہ ہیں جیساکہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب آیت ۲۲) سے ظاہر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مقدسہ کا مطالعہ کرنے سے یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ زندگی کے ہر موڑ پر بلکہ زندگی کے سفر میں ہر گام پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ سے رہنمائی حاصل کر کے اِس سفر کو کامیابی اور خیر و خوبی سے طے کیا اور ہر مرحلہ میں فوز و فلاح سے ہمکنار ہوا جاسکتا ہے۔

چونکہ زندگی کو سنوارنا اور اسے بامقصد طریق پر گزار کر فوز و فلاح سے ہمکنار ہونا صرف مسلمانوں کا ہی حق نہیں ہے بلکہ ہر انسان، خواہ وہ کسی بھی مذہب کا پیرو ہو، کامیاب زندگی گزارنے کے سلسلہ میں مفید اور کارآمد اصولوں اور ہدایات کا جویاں رہتا ہے اِس لئے غیر مسلموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مقدسہ کے مطالعہ کا شوق پیدا کرنے اور انہیں بھی اس سے استفادہ کا موقع مہیا کرنے کی غرض سے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے قریباً پچاس سال قبل سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے ایک نہایت بابرکت سلسلہ کی بنیاد رکھی اور اس امر کا اہتمام فرمایا کہ ان جلسوں میں غیر مسلموں کو بھی مدعو کر کے انہیں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر اظہارِ خیال کا موقع دیا جائے۔ مقصد یہ تھا کہ اس طرح وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ بھی کریں گے اور زندگی کے مختلف پہلوؤں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ سے رہنمائی حاصل کر کے عملاً بھی اس سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ پھر ایک اور مقصد بھی پیشِ نظر تھا اور وہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مطالعہ کے نتیجہ میں غیر مسلموں میں اسلام کے خلاف تعصب کم ہوگا اور اِس طرح مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے پیروؤں کے درمیان مفاہمت بڑھے گی اور رواداری کی فضا کو فروغ حاصل ہونے سے پُرامن معاشرہ کے قیام میں مدد ملے گی۔

چنانچہ ایک دنیا اس حقیقت کی شاہد ہے کہ گزشتہ پچاس سال سے دُنیا کے کونہ کونہ میں جہاں بفضلِ اللہ تعالیٰ احمدیہ جماعتیں قائم ہیں وہ خاص اہتمام سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرتی چلی آرہی ہیں جن میں حضورؐ کی سیرتِ طیبہ پر غیر مسلموں سے بھی تقاریر کرائی جاتی ہیں۔ مکرم جناب نسیم سیفی صاحب نے اُس زمانہ میں جبکہ وہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مغربی افریقہ کے رئیس التبلیغ کی حیثیت سے نائیجیریا میں مقیم تھے وہاں دیگر مسلمان زعماء کے ساتھ مل کر بہت وسیع پیمانہ پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کا اہتمام کیا اور جلسہ کی پوری کارروائی کو براہِ راست ریڈیو پر نشر کرانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ اُس جلسہ میں بھی مختلف لوگوں نے مختلف زبانوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر اپنے اپنے رنگ میں تقاریر کیں۔ احمدیہ مشن نائیجیریا کی اِس خدمت کو پورے ملک میں سراہا گیا۔

اسی طرح سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پُرامن معاشرہ کے قیام کی غرض سے "پیشوایانِ مذاہب" کے جلسوں کے انعقاد کا بھی آغاز فرمایا۔ ان جلسوں کے ذریعہ مختلف مذاہب کے پیروؤں کو موازنہ مذاہب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے پہلوؤں پر غور کرنے کا موقع ملا۔ یہ جلسے بھی جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام دنیا کے مختلف ملکوں میں منعقد کئے گئے اور بفضلِ اللہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئے اور ان کے نتیجہ میں باہمی رواداری کے فروغ میں بہت مدد ملی۔ بالخصوص نائیجیریا میں جب ۱۹۴۷ء میں "یوم پیشوایانِ مذاہب" کا پہلا جلسہ منعقد ہوا تو اس میں مختلف مذاہب کے پیروؤں نے بڑے شوق سے حصہ لیا۔ نائیجیریا کے قومی اخبارات نے جماعت احمدیہ کی اِس خدمت کو بہت سراہا اور دوسرے مذاہب والوں کو تلقین کی کہ وہ بھی ایسی ہی رواداری کا مظاہرہ کریں۔

چنانچہ روزنامہ کامٹ (Comet) نے ۲۳؍نومبر ۱۹۴۷ء کے شمارہ میں اِس جلسے کے انعقاد کو سراہتے ہوئے اپنے اداریہ میں لکھا:-

"اگر آج سے دس سال قبل کوئی شخص یہ پیشگوئی کرنے کی جرأت کرتا کہ وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ جب نائیجیریا کے مسلمان اور عیسائی دوش بدوش کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کی خوبیوں کا ذکر کریں گے تو دونوں مذاہب کے ہٹ دھرم اِس بات کو آپس میں لڑنے جھگڑنے کی نوبت تک پہنچا دیتے لیکن اگلے روز اوجو گیوا (OJO GIWA) نامی سڑک پر (یہ اُس سڑک کا نام ہے جس پر جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ مسجد واقع ہے) یہ معجزہ دیکھنے میں آگیا۔

جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام منعقدہ جلسہ یوم پیشوایانِ مذاہب سے یہ سبق ملتا ہے کہ نائیجیریا کے مذہبی لیڈر اتنے کشادہ دل ہیں کہ ان کی موجودگی میں یہ یاد نہیں کیا جاسکتا کہ صلیب اور ہلال دو ایسی چیزیں ہیں جو کبھی ایک دوسرے کے قریب نہیں آسکتیں۔ اِس جلسہ میں مسلمان اور عیسائی ایک ہی پلیٹ فارم سے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقاریر کر رہے تھے اور ان تقاریر میں قطعاً ایسی کوئی بات نہ تھی جسے مذہبی تعصب کہا جاسکے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ اِس جلسہ کا انتظام کرنے والے جن میں سے طرفہ تقاریر ہوئیں ساری قوم کی داد کے مستحق ہیں کیونکہ ایک لمبے عرصہ تک یہ خواب تشنۂ تعبیر رہا ہے اور جو کچھ اوجو گیوا (OJO GIWA) میں ہوا وہ نہ صرف نائیجیریا کی مذہبی رواداری کی ایک اچھی مثال ہے بلکہ اِس بات کا بھی ثبوت ہے کہ ہندوستان میں جو خون کی ہولی کھیلی گئی ہے اس کا نائیجیریا میں کوئی امکان نہیں۔ ہم اِس بات کے لئے احمدیہ مشن کے شکر گزار ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ ایسی تقاریب کے لئے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کئے جائیں تاکہ آنے والی نسلیں رواداری کی فضا میں پرورش پاسکیں اور ان جذبات کو اپناتے ہوئے اخوت کا اظہار کر سکیں۔"

اسی طرح ایک اور روزنامے ویسٹ افریقن پائلٹ (West African Pilot) نے اپنے شمارہ ۱۷؍نومبر ۱۹۴۷ء میں اِس جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:-

"ایک وقت تھا جبکہ اسلامی عقیدہ عیسائی سوسائٹی کے کانوں پر گراں گزرتا تھا اور اسی طرح ایک وہ وقت بھی تھا جبکہ یہی بات اس کے برعکس بھی کہی جاسکتی تھی۔ (یعنی مسلمان عیسائیوں کی بات سُننے کے لئے تیار نہ تھے)

لیکن آج یہ بات خوشی کا باعث ہے کہ حالات بدل رہے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ عیسائیوں اور مسلمانوں نے آپس میں مل جُل کر رہنا سیکھ لیا ہے بلکہ وہ ایک دوسرے کے مذہب کے بارہ میں بھی رواداری برتنے لگے ہیں۔ عیسائیوں کو یہ احساس ہوگیا ہے کہ مسلمانوں کا عقیدہ ایک خدا کی طرف ہی توجہ دلاتا ہے اور اسی طرح مسلمان بھی اب اِس بات کی قدر کرتے ہیں کہ عیسائیوں کا عقیدہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ افریقن زندگی میں اب ایک نئی روشنی آہستہ آہستہ نفوذ کر رہی ہے۔ احمدیہ جماعت نے یوم پیشوایانِ مذاہب کا جو جلسہ ۹؍نومبر کو منعقد کیا تھا اس میں ریورنڈ ایم۔ او۔ ڈاڈا ڈائریکٹر و جنرل سپرنٹنڈنٹ آف میتھوڈسٹ چرچ اِن ویسٹرن نائیجیریا اور ریورنڈ جے۔ اے۔ او کے صدر افریقن چرچ آرگنائزیشن کی موجودگی بہت خوش آئند ہے۔ ہم ان کی موجودگی کو اِس لئے خوش آئند کہہ رہے ہیں کیونکہ یہ موقع ایسے مواقع میں سے ایک تھا جو بہت ہی نادر ہوتے ہیں۔ اس موقع پر عیسائیوں نے اِس بات کو منظور کر لیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ بیٹھیں اور مسلمان سوسائٹی کے افراد سے تبادلہ خیالات کریں۔

اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ عیسائی بھی اِس رواداری کے جواب میں مسلمانوں کی مذہبی تعطیلات کے ایام میں اپنے سکول بند کریں گے یا نہیں مسلمانوں کی مذہبی تعطیلات کے دنوں میں سکولوں کا بند نہ کرنا ایک ایسا امر ہے جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے خوشگوار تعلقات کے چشمہ کو زہر آلود کرتا رہتا ہے۔ یہ بات دونوں کے ملاپ کی گاڑی کو چلنے سے روکتی ہے۔ عیسائیوں کو اب آگے بڑھنا چاہیئے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مذہبی لیڈروں کے آپس میں تعلقات خوشگوار ہوں اور خوشگوار رہیں تاکہ ان کے اپنے اپنے حلقوں کے افراد بھی دوسرے حلقوں کے افراد سے خوشگوار تعلقات رکھ سکیں۔"

یہ ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کو جن کی ابتداء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے پچاس سال قبل کی تھی اب اَور بھی زیادہ وسیع پیمانے پر منعقد کیا جانے لگا ہے۔ چنانچہ حکومتِ پاکستان نے پہلی بار عالمی پیمانہ پر سیرت کانگریس کا انعقاد کیا ہے اور مسلمان علماء کے علاوہ دیگر مذاہب کے پیروؤں کو بھی اس میں مدعو کیا ہے۔ یہ ایک اچھا شگون ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا بھر کے لوگوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ اور اُسوہ حسنہ سے مقدور بھر استفادہ کر سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آداب مجالس کے بارے میں اسلامی تعلیم

مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان پر رحم کرتے ہوئے انہیں دین اسلام جیسا کامل اور مکمل مذہب عطا کیا ہے اور انسانی زندگی اور اس کی جملہ ضروریات کے ہر پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے کامل تعلیم عطا فرمائی ہے جو مکمل ضابطۂ حیات و ضابطۂ اخلاق ہے۔ اسلام نے جہاں زندگی کے ہر پہلو میں راہنمائی فرمائی ہے۔ وہاں اس نے کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے جاگنے سونے چلنے پھرنے میل میلاپ کرنے نہانے اور دھونے وغیرہ سب امور پر نہایت عمدہ تعلیم دی ہے۔ اس تعلیم پر عمل پیرا ہو کر انسان اپنی زندگی عمدہ مہذب اور متمدن طور پر گذار سکتا ہے اور تخلیق انسانی کے مقصد کو پورا کر سکتا ہے۔

اسلام نے جہاں انسانی بہبودی اور بھلائی کے لئے حکیمانہ تعلیم دی ہے وہاں اس نے آداب مجالس کے بارے میں مکمل راہنمائی کی ہے۔ آداب مجلس بیان کرنے سے قبل لفظ آداب پر غور کرنا چاہیئے۔ آداب جمع کا صیغہ ہے جس کا واحد ادب ہے۔ لغت میں آداب کے معنے دستور۔ قاعدہ۔ سلیقہ حفظِ مراتب۔ تمیز۔ تہذیب۔ اخلاق تعلیم وغیرہ لکھے ہیں۔ ان معنوں کی رو سے جو قوم یا جو افراد ان قواعد وضوابط کی پابندی کرتے ہیں وہ مہذب اور متمدن کہلاتے ہیں۔ اور ان کی عدم موجودگی میں وہ پستی میں گر جاتے ہیں۔ اخلاق و آداب کی پابندی سے معاشرہ میں نہایت عمدہ اور خوشگوار اثر اور نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ انسان کی انفرادی اجتماعی معاشرتی اور خاندانی زندگی کو اسلامی آداب کی پابندی سے خوشگوار۔ پُر امن اور پُر سکون بنایا جا سکتا ہے۔

کسی قوم کی ترقی ضابطۂ اخلاق اور اس کے آداب کی پابندی پر منحصر ہے بصورت دیگر اقوام زوال اور پستی کا شکار بن جاتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ضابطۂ اخلاق اور آداب مجلس کی پابندی پر بہت زور دیا ہے اور اسی غرض کے لئے اس نے حضرت خاتم النبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل نمونہ ٹھہرایا ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آداب مجلس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یٰایھا الذین اٰمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللّٰہ لکم واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت واللّٰہ بما تعملون خبیر

(سورۃ مجادلہ)

یعنی اے مومنو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادگی کرو اور اگر کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کے رتبہ کو بلند کرے گا۔ اور جن کو علم دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کی خبر رکھتا ہے۔

اس قرآنی آیت کے درج کرنے کے بعد آداب مجلس پیش کیے جاتے ہیں۔ جو احادیث میں بیان ہوا ہے۔

۱۔ مجلس میں تہذیب اور وقار سے بیٹھنا چاہیئے اور جہاں جگہ مل جائے وہاں بیٹھ جانا چاہیئے ادھر ادھر پھرنا نہیں چاہیئے درمیان سے اٹھ کر یا مجمع کو چیر کر اور گردنوں کو پھلانگ کر نہیں جانا چاہیئے۔ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آتا ہے کہ وہ اس قدر تمکین اور انہماک سے سنتے تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ مجلس میں بیٹھے ہوئے گردنوں کو پھلانگ کر جانا معیوب ہے۔ اس طرح لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے

۲۔ مجلس میں کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ اس سے دوسرے شخص کی استخفاف ہوتا ہے اور یہ آداب مجلس کے منافی ہے۔

۳۔ اگر کوئی شخص حسب ضرورت اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ جائے تو اس کی جگہ پر قبضہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے اذا قام الرجل من مجلسہ ثم رجع فھو احق بہ

(ترمذی ابواب الاستئذان)

۴۔ اسی طرح مجلس میں اگر کچھ لوگ حلقہ باندھ کر بیٹھے ہوئے ہوں تو کسی کو اس حلقہ کے درمیان میں آکر نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ یہ تہذیب اور وقار کے خلاف ہے۔

۵۔ اگر کسی مجلس میں دو آدمی باہم مل کر بیٹھے ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر دونوں کو الگ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ ناپسندیدہ امر ہے۔

(ترمذی باب الاستئذان)

(باب ما جاء فی کراھیۃ الجلوس بین الرجلین بغیر اذنھما)

۶۔ مجلس میں معزز شخص کے لئے جو جگہ مقرر ہوتی ہے اس جگہ پر از خود نہیں بیٹھنا چاہیئے۔

(باب ما جاء فی الاتکاء ترمذی)

۷۔ راستہ میں مجلس بنا کر نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ ہاں اگر ضرورت پڑے تو راستے کا حق ادا کر کے بیٹھا جا سکتا ہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے کا حق اس طرح بیان کیا ہے کہ راستہ میں بیٹھنے والے کو اپنی نگاہیں نیچے رکھنی چاہیئے۔ ضرر رساں چیزوں کو راستہ سے دور کرنا۔ سلام کا جواب دینا۔ نیکی کا حکم دینا۔ بری باتوں سے روکنا وغیرہ یہ سب راستہ کے حقوق ہیں۔

(ابوداؤد باب ماجاء فی الجلوس فی الطرقات)

۸۔ مجلس میں بیٹھ کر آپس میں باتیں نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ خطیب کی طرف کلی طور پر متوجہ ہونا چاہیئے تاکہ یکسوئی سے نیکی کی باتوں کو سنا جا سکے۔ نیز آپس میں کانا پھوسی نہیں کرنی چاہیئے۔ اس بارے میں ارشاد خداوندی یہ ہے کہ

اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

(سورۃ مجادلہ ۳)

خفیہ مشورہ اور کانا پھوسی شیطانی عمل ہے اس سے اجتناب ضروری ہے

۹۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

یعنی مومنوں کو صحبت صالحین اختیار کرنے کا حکم ہے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

المرء علی دین خلیلہ

اسی طرح عربی زبان میں ایک مقولہ ہے

لا تسئل عن المرء وسئل عن قرینہ۔

یعنی انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔ جیسا کسی کا دوست ہوگا ویسا ہی اس کے ساتھی پر اثر انداز ہوگا انگریزی میں یہ مشہور ہے۔

A man is known by the company he keeps.

احادیث شریفہ سے بھی یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ بری مجالس میں نہیں بیٹھنا چاہیئے بلکہ ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا چاہیئے جو نیک ہوں۔ کیونکہ نیک صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ نیکوں کی صحبت سے نیکی کی تحریک ہوتی ہے اور بدوں کی صحبت انسان کو شیطان کے قبضہ میں لے جاتی ہے۔

۱۰۔ اسی طرح آداب مجلس میں سے ایک ادب یہ ہے کہ مجلس کی باتوں کو راز میں رکھا جائے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے

المجالس بالامانۃ

(ابوداؤد باب کتاب الادب باب فی نقل الحدیث)

۱۱۔ مجلس میں صاف ستھرے لباس پہن کر آنا چاہیئے۔ اگر خوشبو میسر ہو تو خوشبو لگانا چاہیئے۔ ایسا کرنا مستحسن ہے اور خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس امر کو پسند فرماتے تھے مجلس میں کوئی بدبو والی چیز کھا کر نہیں آنا چاہیئے۔ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے کچا لہسن یا پیاز کھایا ہوا ہو وہ ہم سے اور ہماری مسجدوں سے الگ رہے یعنی بدبو دار چیزیں کھا کر مجلس یا مجمع میں نہ آئے۔ مسلم کی روایت ہے کہ جس نے کچا پیاز لہسن یا گندنا کھایا ہوا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جس چیز کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف پہنچے اس سے فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں (متفق علیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۲۔ مجلس میں بیٹھے ہوئے کسی کو اگر چھینک آئے تو منہ پر ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھنا چاہیئے۔ تاکہ آواز کو دبایا جا سکے اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپ کو چھینک آتی تو آپ ہاتھ یا کپڑا منہ کے سامنے رکھ لیتے اور جس قدر ہو سکتا آواز کو دباتے (حدیث بخاری باب فی خفض الصوت)

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت ہے کہ جب کسی بھائی کو چھینک آئے تو اس کا ہم مجلس یرحمک اللہ کہے اور چھینکنے والا یھدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اور تمہارے حالات اچھے کر دے۔

۱۴۔ مجلس کی فضیلت کے بارہ میں بہت سی روایات آتی ہیں۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جن مجالس میں خدا اور رسول کی باتیں ہوں اس میں فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ ان کے لئے خیر و برکت کی دعائیں کرتے ہیں۔ اسلئے مجلس میں بیٹھنے والوں کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ نیکی و تقویٰ کی باتوں کو غور سے سنیں۔ تاکہ وہ خدا کے افضال کے وارث ہوں۔

۱۵۔ مجلس میں لغو باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے اگر اتفاقاً ایسی مجلس میں شمولیت اختیار کر لی جائے تو اس سے اٹھ کر آ جانا ہی مناسب ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ایسی مجلس سے اٹھ کر آ جانا چاہیئے اور اٹھ کر آنے سے پہلے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دعا پڑھے۔

سُبحانک اللّٰھم وبحمدک۔ اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک۔

یعنی اے اللہ تو پاک ہے اور تیری حمد بیان کرتے ہوئے یہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اس دعا کے پڑھنے سے اسکی لغزش معاف کر دی جائے گی اور اسکی ایسی حالت ہو جائیگی کہ گویا وہ اس مجلس میں بیٹھا ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جملہ ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پردہ کے متعلق اسلامی ہدایات

چہرہ پردے میں شامل ہے

آج کل یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض خواتین پردے کے حکم کی تعمیل میں چادر استعمال کرتی ہیں لیکن اسلامی تعلیم کا جو منشاء ہے اسے مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ اسلامی حکم اس بارے میں یہ ہے کہ چہرے کو ڈھانپا جائے۔ صحابیات کا اسی پر تعامل رہا۔ چہرہ پردے میں شامل ہے۔ اس بارے میں حضرت المصلح الموعودؓ کا ارشاد درج ذیل ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ہماری بہنیں پردے کے بارہ میں اسلامی تعلیم کی پوری پوری پابندی کریں گی۔ حضور فرماتے ہیں:

"عورت کا منہ پردہ میں شامل ہے۔ مگر بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ عورت کے لئے منہ کا پردہ نہیں حالانکہ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کے کیا معنے سمجھے اور صحابہ اور صحابیات نے اس پر کس طرح عمل کیا اس غرض کے لئے جب احادیث اور اسلامی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت منہ پردے میں شامل تھا۔"

اسی طرح حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں منہ چھپانے کا حکم نہیں ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ زینت چھپاؤ اور سب سے زیادہ زینت کی چیز چہرہ ہی ہے۔ اگر چہرہ چھپانے کا حکم نہیں تو پھر زینت کیا چیز ہے۔ جس کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔ بے شک ہم اس حد تک قائل ہیں کہ چہرہ کو اس طرح چھپایا جائے کہ اس کا صحت پر کوئی برا اثر نہ پڑے مثلاً باریک کپڑا ڈال لیا جائے۔ یا عرب عورتوں کی طرز کا نقاب بنایا جائے جس میں آنکھیں اور ناک کا نتھنا آزاد رہتا ہے مگر چہرہ کو پردہ سے باہر نہیں رکھا جا سکتا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵۔ تفسیر نور صفحہ ۳۰۰ تا ۳۰۱)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء

انصار اللہ کا سہ ماہی اوّل کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۱۹/۲۱ امان/مارچ بروز جمعہ/انوار منعقد ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے:-

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع سوم (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سونے کے وقت جاگنے کے وقت کھانے کے وقت اور مسجد میں داخل اور خارج ہونے کے وقت کی دعائیں۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "دافع البلاء"

نوٹ:۔ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے براہ راست طلب کریں۔

تمام زعماء/زعماء اعلیٰ سے گذارش ہے کہ جملہ انصار کو نصاب سے مطلع کر کے انہیں امتحان میں شرکت کے لئے تیار کریں اور خود بھی امتحان میں شامل ہوں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

محترم ماسٹر بیرم خاں صاحب مرحوم

محترم ماسٹر بیرم خاں صاحب مورخہ ۱۲/اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ صبح ۹ بجے گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں وفات پا گئے۔

اِنّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

آپ یکم اپریل ۱۸۹۶ء کو چک جگت میں پیدا ہوئے دینی امور سے رغبت اور فطری سعادت کے نتیجہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا بعد میں آپ کی دردمندانہ دعاؤں اور تبلیغی سعی کی بدولت آپ کے والد محترم اور والدہ محترمہ نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ الحمد للہ۔

۱۹۳۲ء میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرنے کی توفیق پائی اور حتی المقدور سلسلہ کی مالی تحریکات میں حصہ لیتے رہے۔ راقم الحروف کو اپنے گھٹیالیاں میں قیام کے دوران کوئی پانچ سال تک محترم ماسٹر صاحب مرحوم کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ احمدیت (حقیقی اسلام) کی محبت اور تبلیغ کے جذبہ سے آپ سرشار تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور خلیفۂ وقت کی تحریرات کے مطالعہ میں محو رہتے۔ ذکر الٰہی سے زبان تر رہتی۔ باوجود پیرانہ سالی اور نقاہت کے پنجگانہ نماز مسجد میں باجماعت ادا فرماتے۔ اپنی زندگی کے آخری سانس تک امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ارشاد ربانی پر عمل پیرا رہے۔ آپ کثرت سے دعائیں کرتے۔ قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرتے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور آپ کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔

نذیر احمد خادم۔ لاکھا روڈ۔ ضلع نواب شاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں!

تحریک جدید ایک زندہ اور فعال ادارہ ہے جس کا نصب العین تمام بیرونی ممالک میں اسلام کے پیغام کو پہنچانا ہے۔ اس ادارہ کی روحِ رواں وہ مطالبات ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کا آغاز کرتے ہوئے فرمائے تھے۔ وہ مطالبات مختلف پہلوؤں کی رُو سے جماعت کی اصلاح کا اور اسکی قربانی اور ایثار کی ترقی کا ذریعہ ہیں۔ مَیں اس نوٹ کے ذریعہ سے اس مطالبہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ "احباب وقفِ رخصت موسمی میں حصہ لیں"۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ ایک انسان برسرِ روزگار ہو اور اُسے مفوضہ خدمت کے نتیجہ سے اتنی رقم میسر آجائے کہ وہ باعزت طور پر گزارہ کر سکے۔ ایسے لوگ جو کسی جگہ ملازم ہوں وہ ایک رنگ میں فکرِ معاش سے آزاد ہوتے ہیں۔ وہ حکومت کے کسی ادارہ میں کام کرتے ہوں یا کسی نجی ادارہ میں کام پر مقرر ہوں ان کے حقوق مقرر ہوتے ہیں اور ان کو باقاعدہ تنخواہ مل سکتی ہے۔ انہیں عرصۂ ملازمت میں رخصت لینے کا بھی حق ہوتا ہے۔ اس رخصت کو انسان سیاحت اور تفریح میں بھی گزار سکتا ہے اور اس رخصت کو خدمتِ دین کے لئے بھی وقف کر سکتا ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ان رخصتوں کے ایک حصہ کو انسان اپنی ضرورت کے لئے خرچ کرے اور دوسرا حصہ محض خدمتِ دین کے لئے وقف کر دے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انسان اپنے نفس کا حق بھی ادا کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کی بھی توفیق پا سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے جملہ ملازم احباب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے یہ امید رکھی ہے کہ وہ اپنی رخصت کا ایک حصہ ضرور خدمتِ دین کے لئے وقف کریں گے۔ ایسے ہی لمبی رخصت کی صورت میں بیرونی ممالک میں بھی فریضۂ تبلیغ ادا کر سکتے ہیں اور دو ہفتہ سے لے کر چھ ہفتہ کی رخصت کی صورت میں اندرونِ ملک بھی فریضۂ تبلیغ و تربیت بجالانے کا ان کو موقع مل سکتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ عارضی کی جو تحریک جاری فرمائی ہے اس میں بھی رخصت لے کر ملازم اصحاب حصہ لے سکتے ہیں۔ وقفِ عارضی میں کم از کم دو ہفتہ تک کسی جماعت میں جاکر تعلیم القرآن اور تربیت کا کام سرانجام دیا جاتا ہے اور ایسے واقفین اپنے سفر کے کرایہ جات اور اپنی خوراک کے اخراجات کا خود انتظام کرتے ہیں۔ ملازمین کے لئے ہر دو تحریکات میں حصہ لینے کا گراں بہا موقع حاصل ہے۔ بہرحال انہیں ایسے رخصت کے ایام خدمتِ دین میں وقف کرنے کا عزم کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

اعلان دار القضاء

مکرم محمد سلیم صاحب ولد محمد عظیم صاحب مرحوم ۲۲/۱۲ دار الیمن شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے دادا مکرم کریم بخش صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۳۲/۵ محلہ دار الیمن بحصہ مساوی دادا صاحب مرحوم اور نواب بیگم صاحبہ کے نام الاٹ ہے۔

قطعہ مذکورہ بالا میں سے دادا صاحب مرحوم کا حصۂ زمین میرے اور مرحوم کے درج ذیل وارثان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں (۱) مولوی محمد حسین صاحب پسر مرحوم کریم بخش صاحب (۲) عائشہ بی بی صاحبہ (۳) حسین بی بی صاحبہ دختران مرحوم کریم بخش صاحب۔

نوٹ:۔ قطعہ ۳۲/۵ محلہ دار الیمن میں سے جو حصہ مجھے ملے گا وہ میرے والد صاحب مرحوم کی طرف سے ملے گا۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس مؤرخہ ۱۶/اپریل تا ۲۹/اپریل ۱۹۷۶ء ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔ ہر مجلس سے نمائندے شرکت فرمائیں۔ (ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

گم شدہ بستر

میری اہلیہ گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ گئی تھیں۔ ۲۹/دسمبر کو وہ کلاسوالہ آنے والی ایک سپیشل بس پر سوار ہوئیں۔ کلاسوالہ پہنچنے پر ان کا بستر نہ ملا۔ خیال یہی ہے کہ بستر جلدی میں ربوہ سے ہی بس پر نہیں رکھا جا سکا اور وہیں اڈہ پر رہ گیا ہے۔

اس بستر میں مندرجہ ذیل سامان بھی تھا:۔

۱۔ ٹین کی چادر کا سوٹ کیس۔ زنانہ شلوار ایک عدد۔ تین قمیصیں۔ ایک قمیص کا کپڑا۔ ایک دوپٹہ۔ ایک مردانہ تہ بند۔ پانچ پانچ روپیہ کے دو نوٹ۔ بستر ایک کھیس میں لپٹا ہوا ہے۔

جس دوست کو یہ بستر ملا ہو وہ ازراہِ کرم مجھے اطلاع دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(الطاف احمد باجوہ۔ سکنہ کتھو والی۔ ڈاکخانہ کلاسوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا عزیزم عبدالروف بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہا ہے۔ گو ٹائیفائڈ سے تو افاقہ ہو گیا ہے لیکن بیماری کا اثر دماغ پر ابھی کچھ باقی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں مکمل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالکریم آئرن سٹور۔ گولبازار۔ ربوہ)

۲۔ میرے بہنوئی مکرم مولوی محمد نورالدین صاحب اجمل جو محترم قاضی محمد ظہورالدین صاحب اکمل (مرحوم) کے چھوٹے بھائی ہیں گولیکی ضلع گجرات میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید اعجاز احمد شاہ عفی عنہ انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ)

۳۔ میرا بیٹا عزیزم عمران احمد بعمر ۶ برس تقریباً ۳½ برس سے دمہ میں مبتلا ہے۔ ہر قسم کا علاج کرایا ہے مگر تکلیف مسلسل چل رہی ہے۔ بچے کی بیماری ہمارے لئے سخت پریشانی کا باعث ہے۔ جملہ احباب میرے بچے کے لئے دعا فرمائیں۔ (اعجاز احمد ٹیکسلا)

۴۔ خاکسار کا خالہ زاد بھائی مبشر احمد آف ڈالی پور جس کا چند روز قبل اپریشن ہوا تھا ٹھیک ہونے کے بعد گھر آگیا تھا لیکن اچانک دوبارہ تکلیف ہونے کی وجہ سے دوبارہ ہسپتال داخل کرا دیا گیا ہے جہاں دوبارہ اپریشن تجویز ہوا ہے۔ احباب کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد انوارالحق۔ گنج مغلپورہ۔ لاہور)

۵۔ ملک نذیر احمد صاحب آڑھتی کی بیماری لمبی ہوتی جا رہی ہے اور تشویش بڑھ رہی ہے نیز چوہدری محمد شفیع صاحب ایک عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ (ابوالمبارک۔ صدر جماعت احمدیہ پسرور)

۶۔ خاکسار کی اہلیہ ہفتہ عشرہ سے گردن کے پٹھوں کے کھچاؤ کی وجہ سے بیمار رہیں۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

(عنایت علی۔ امیر حلقہ گوجرہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

۷۔ برادرم چوہدری غلام سرور صاحب پنشنر کے لڑکے عزیزم زاہد محمود کی ٹانگ فٹ بال کھیلتے ہوئے ٹوٹ گئی ہے جس سے شدید تکلیف ہے۔ بچہ گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ نیز محترم ڈاکٹر غلام قادر صاحب صدر جماعت احمدیہ چھور چک ۱۱ بعارضہ قلب علیل ہیں اور لاہور برائے علاج تشریف لے گئے ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد ابراہیم شاد چھور چک ۱۱ ضلع شیخوپورہ)

۸۔ میری اہلیہ عرصہ تین ماہ سے بہت بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (ڈاکٹر عبدالرحمٰن میڈیکل پریکٹیشنر۔ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ)

۹۔ خاکسار کے تایا جان مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب چک 93/6-R ہارون آباد ضلع بہاولنگر میں بیمار ہیں۔ احباب سے انکی صحتِ کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مقبول احمد خادم کارکن نظامت تشخیص جائیداد)

خدام الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع مؤرخہ ۱۸/اپریل ۱۹۷۶ء بروز اتوار ایک دن کے لئے مرکز سلسلہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت اور امراءِ جماعت کی فوری توجّہ کے لئے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ ؍ جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے یہ تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب تین تین ماہ کے لئے وقف کریں اور مرکز میں آکر دینی تعلیم حاصل کریں اور واپس جاکر اپنی جماعتوں کی تربیت کریں۔

حضور کے اِس ارشاد کی تعمیل میں وقفِ جدید کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ تین تین ماہ کے لئے اِس سال میں تین کلاسیں جاری کی جائیں۔ اِس سے یہ سہولت ہوگی کہ سال کے مختلف اوقات میں اپنی اپنی سہولت کے مطابق دوست وقف کرکے آسکیں گے۔ اِس لئے امراء صاحبان فوری طور پر اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندگان بھجوائیں اور یہ مطلع کریں کہ سال کے کس حصّہ میں وہ آسکتے ہیں تاکہ آنے والے احباب کا پروگرام بنایا جاسکے۔ وقف کی یہ درخواستیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

شادی کی تقریب سعید

بتاریخ ۸ ؍ مارچ ۱۹۷۶ء بروز دوشنبہ ساڑھے چار بجے شام عزیزہ محترمہ امتہ البصیر صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ ان کے مکان واقع محلہ دار الیمن ربوہ میں عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مکرم محمد ارشد صاحب ابن محترم محمد یوسف صاحب احمدی آف مشرقی افریقہ حال لندن کے ساتھ طے پایا تھا۔ عزیزہ امتہ البصیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے خسر حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی ہیں۔

اِس تقریب میں متعدد افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر بزرگانِ سلسلہ و احباب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہِ شفقت شمولیت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو کہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے کی بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے اپنی ایک نظم جو خاص اِس تقریب کے لئے کہی گئی تھی اور جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعائیہ منظوم کلام کی تظمین پر مشتمل تھی پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے اِس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

اگلے روز ۹ ؍ مارچ کو بعد نماز عشاء تحریکِ جدید کے گیسٹ ہاؤس میں دولہا کے والد مکرم محمد یوسف صاحب احمدی نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اِس تقریب میں بھی افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، دیگر بزرگانِ سلسلہ و احباب کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہِ کرم شمولیت فرمائی اور دعوت کے اختتام پر اجتماعی دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور اسے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین

اِعلانِ نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالسلام جمیلی ایم۔اے ابن مکرم احمد دین صاحب جمیل مرحوم کا نکاح عزیزہ بشریٰ صدیقہ بنت مکرم محمود احمد صاحب بشیر کے ہمراہ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر محترم حکیم شیخ خورشید احمد صاحب شاد صدر عمومی ربوہ نے مسجد المہدی گولبازار ربوہ میں پڑھا۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

(عبدالہادی ناصر۔ نیویارک۔ امریکہ)

ضروری اطلاع

کل مورخہ ۱۲ ؍ مارچ کا پرچہ سیرۃ خاتم النّبیّین نمبر ہوگا اور اس کی قیمت ایک روپیہ ۱/- ہوگی۔ ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

ایران ہر مرحلہ میں پاکستان کا بھرپور ساتھ دیتا رہے گا

دونوں ملک برادرانہ رشتوں میں منسلک ہیں شہنشاہِ ایران کا اِعلان

لاہور ۹ ؍ مارچ شہنشاہِ ایران محمد رضا شاہ پہلوی نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اور ایران پکے اور سچے دوست ہیں۔ وہ محض ہمسایہ ہی نہیں ہیں ان کے درمیان اخوّت و محبّت کے لازوال رشتے بھی استوار ہیں۔ پاکستان میں ہمارا جو فقید المثال استقبال ہوا وہ خلوص و اخوّت کے انہی جذبات کا مظہر ہے جو پاکستانی عوام اپنے ایرانی بھائیوں کے لئے رکھتے ہیں۔

آپ لاہور کے تاریخی شالامار باغ میں شہریوں کی طرف سے دئے گئے اس استقبالیہ میں سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے جو شہنشاہ اور ملکہ شاہ بانو کے اعزاز میں دیا گیا تھا۔ اِس میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو بھی شامل ہوئے۔ اِس موقع پر شہنشاہ نے تالیوں کی گونج میں اعلان کیا کہ ہم نے ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا اور ہر مرحلے میں آپ کے شانہ بشانہ کھڑے ہوئے ہیں۔ آئندہ بھی ابتلاء و آزمائش کے ہر موقع پر ہم آپ کا بھرپور ساتھ دیتے رہیں گے۔

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

خیلٌ لِلرحمٰن مرکزیہ کے زیرِ اہتمام پانچواں گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ مورخہ ۱۲-۱۳-۱۴ ؍ مارچ ۱۹۷۶ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ
احباب اِس ٹورنامنٹ میں شامل ہوکر محظوظ ہوں۔
افتتاح ۱۲ ؍ مارچ بروز جمعہ تین بجے شام ہوگا۔

(سیکرٹری گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ)

دُعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد خاں صاحب مرحوم بعمر قریباً اسّی برس ۸ ؍ مارچ ۱۹۷۶ء کو کھاریاں میں وفات پاگئیں۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

ان کا جنازہ ۹ ؍ مارچ کو ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے ۱۹۷۴ء کے ہنگاموں میں بڑی ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا محمد ادریس مربّی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کھاریاں)

درخواستِ دُعا:- محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ چوہدری حشمت اللہ صاحب چک ۵۶۵ ضلع لائلپور اپنی صحت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(امۃ اللطیف۔ ربوہ)

طلباء کیلئے خوشخبری!
پاکستان کی مشہور فرم پیکیجز (PACKAGES) کے اعلیٰ اور پائیدار کاغذ کی ہر قسم کی کاپیاں کمپنی کے مقرر کردہ نرخ پر ہماری دُکان سے حاصل کیجئے۔
سہیل برائٹ ہاؤس
رحمت بازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴